# 9979 ۔ قبر پر قرآن مجید پڑھنے کا حکم

**سوال**

ہمارے گاؤں میں بعض لوگ قراء کرام کی ایک جماعت کو اکٹھا کر کے قرآن مجید کی تلاوت کرواتے اور کہتے ہیں کہ ایسا کرنا میت کے لیے فائدہ مند اور اس پر رحمت کا باعث ہے.
اور بعض دوسرے لوگ ایک یا دو قاریوں کو بلا کر قبر کے اوپر قرآن مجید کی تلاوت کرواتے ہیں، اور بعض دوسرے لوگ بہت بڑی محفل کا اہتمام کرتے ہیں جس میں مشہور و معروف قاری کو دعوت دی جاتی ہے، اور لاوڈ سپیکروں کا انتظام ہوتا ہے تا کہ وہ اپنے فوت شدہ کی برسی مناسکیں، ایسے کام کا دین اسلام میں کیا حکم ہے؟
اور کیا قبر وغیرہ پر قرآن مجید کی تلاوت سے میت کو فائدہ ہوتا ہے؟ اور میت کو نفع اور فائدہ دینے کے لیے شرعی اور بہتر طریقہ کیا ہے ؟
برائے مہربانی ہمیں فتوی دیکر عند اللہ ماجور ہوں، ہماری طرف سے آپ کا شکریہ.

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

یہ عمل بدعت اور ناجائز ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس معاملہ ( دین ) میں ایسا کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے"

اس حدیث کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے.

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے"

اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

اس موضوع کے متعلق بہت احادیث وارد ہیں.

اور پھر نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا اور نہ ہی آپ کے خلفاء راشدین کا طریقہ تھا کہ قبروں پر قرآن مجید کی تلاوت کی جائے، یا پھر فوت شدگان کے لیے محفلیں اور جشن منائےجائیں اور ان کی برسیاں منائی جائیں.

اور پھر خير و بھلائى تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى اتباع و پيروى اور خلفاء راشدين اور ان كے راستے پر چلنے والوں كے راستہ پر چلنے ميں ہے، جيسا كہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور جو مہاجرين اور انصار سابق اورمقدم ہيں اور جتنے لوگ اخلاص كے ساتھ ان كے پيروى كرنے والے ہيں اللہ ان سب سے راضى ہوا اور وہ سب اس سے راضى ہوئے، اور اللہ تعالى نے ان كے ليے ايسے باغات تيار كر ركھے ہيں جن كے نيچے سے نہريں جارى ہونگى اس ميں وہ ہميشہ رہينگے، يہ بہت بڑى كاميابى ہے التوبۃ ( 100 )

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ميرى اور ميرے بعد ميرے خلفاء راشدين المھديين كى سنت كو لازم پكڑو، اسے دانتوں كے ساتھ مظبوطى سے پكڑے ركھو، اور نئے نئے كاموں سے بچو كيونكہ ہر نئى چيز بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہى ہے"

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے صحيح طور پر ثابت ہے كہ وہ خطبہ جمعہ ميں فرمايا كرتے تھے:

" اما بعد: يقينا سب سے بہتر بات اللہ تعالى كى كتاب ہے، اور سب سے بہتر طريقہ محمد صلى اللہ عليہ وسلم كا ہے، اور سب سے برا كام اس ميں نئے كام ہيں، اور ہر بدعت گمراہى ہے"

اس موضوع اور معنى كى اور بھى بہت سى احاديث ہيں.

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے صحيح احاديث ميں مسلمان كو فوت ہونے كے بعد فائدہ دينے والى اشياء بيان كرتے ہوئے فرمايا:

" جب انسان فوت ہو جاتا ہے، تو اس كے سارے عمل منقطع ہو جاتے ہيں، صرف تين قسم كے عمل منقطع نہيں ہوتے، صدقہ جاريہ، يا نفع مند علم، يا نيك اور صالح اولاد جو اس كے ليے دعا كرتى رہے"

اسے مسلم رحمہ اللہ تعالى نے اپنى صحيح مسلم ميں روايت كيا ہے.

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ سے ايك شخص نے دريافت كيا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كيا ميرے والدين كى موت كے بعد مجھ پر كوئى چيز باقى ہے جسے كر كے ميں ان كے ساتھ نيكى و احسان كر سكتا ہوں؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جى ہاں؛ ان كى نماز جنازہ ادا كرنا اور ان كے ليے دعائےاستغفار كرنا، اور ان كے بعد ان كے عہد پورے كرنا، اور

ان کے دوست و احباب کی عزت و تکریم کرنا، اور ان کی وجہ سے قائم رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا "

عہد سے مراد ان کی وصیت ہے جو مرتے وقت کی جاتی ہے، اگر تو وہ وصیت شریعت کے مطابق ہے تو اسے پوری کرنا میت کے ساتھ نیکی و احسان ہے، اور والدین کے ساتھ احسان اور نیکی میں یہ بھی شامل ہے کہ ان کی جانب سے صدقہ و خیرات کیا جائے، اور ان کے لیے دعا اورحج اور عمرہ کیا جائے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.